روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | ہفتہ ۲۱۔ شعبان ۱۴۱۱ ھ ، ۹۔ امان ہش ۱۳۷۰، ۹۔ مارچ ۱۹۹۱ء | نمبر ۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سارا منصوبہ اسرائیل کا ہے

خلیج کی جنگ کے ضمن میں فرمایا:

"سارا منصوبہ اسرائیل کا ہے جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں اور اسرائیل کی اس سے بڑی چال دنیا میں ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ ایک بڑھتی ہوئی مسلمان طاقت کو جو اس کے لئے حقیقی خطرہ بن سکتی تھی لڑائی کے دوران، اس طرح برباد کرا دے کہ روپیہ یا مسلمان حکومتوں کا استعمال ہو یا بعض اور اتحادیوں کا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے۔ اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ ختم ہو گئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہو گا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گزشتہ اعمال نامے سب چاک کر دیں۔ اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے۔ یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے گناہ معاف کر دئیے ہوں اور اسے تاکید ہو کہ اب کرو گے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اسے سخت غصہ آتا ہے۔ ایسا ہی حال خدا تعالیٰ کا ہے۔ خدا قہّار ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا غضب بھڑکے گا۔ جیسے وہ ستّار ہے ویسا ہی منتقم اور غیّور بھی ہے۔ قرآن کو بہت پڑھو نمازوں کو ادا کرو۔ عورتوں کو سمجھاؤ۔ بچّوں کو نصیحت کرو۔ کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو اگر ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۱۸۲)

"توبہ کی انتہاء فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک ہونا۔ یہی آگ ہے جس سے انسان صاف ہوتا ہے۔ جو شخص اس کے نزدیک قدم رکھنے سے ڈرتا ہے کہ کہیں آگ سے جل نہ جاوے وہ ناقص ہے لیکن جو قدم آگے رکھتا ہے اور جیسے پروانہ آگ میں گر کر اپنے وجود کو جلاتا ہے ویسے ہی وہ بھی گرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ مجاہدات کی انتہاء فنا ہی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۱۸۳)

مکرم سیّد خالد احمد شاہ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ابن مکرم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ امۃ الباسط ماریہ صاحبہ بنت مکرم میجر سیّد سعید احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۹، فروری ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ ایوان محمود کے ہال میں منعقد ہوئی جہاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے دُعا کرائی۔ اگلے روز ۱۰، فروری ۱۹۹۱ء کو دارالصدر کے پرائیویٹ احاطہ میں دعوتِ ولیمہ منعقد ہوئی۔ شادی کی تقریب میں اہلِ ربوہ اور خدام الاحمدیہ پاکستان کے مرکزی اور مقامی عہدیداروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کریں۔

## دُوسروں کا مال ناحق اور ناجائز طور پر مت کھاؤ

اقتباس از خطبہ فرمُودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"جو سب سے زیادہ دُکھ دینے والی بات انسان کے لئے تھی اس کو نمایاں کر کے پیش کیا اور وہ یہ کہ ناحق مال کھانے کی نیت ہے اور اس کے لئے جواز پیدا کرنا ہے۔ حاکمِ وقت کے فیصلے کو انسان جانتا ہے کہ یہ میرا حق نہیں ہے، انسان جانتا ہے کہ یہ ٹکڑا زمین کا میرا نہیں ہے، جانتا ہے یہ مکان میرا نہیں، مکان کا حِصّہ میرا نہیں، جانتا ہے کہ زمین کی پیداوار میری نہیں، جانتا ہے کہ کارخانوں کے اندر جو بنتا ہے اور جو آمدنی ہوتی ہے وہ ساری کی ساری میری نہیں۔ اس میں کام کرنے والوں کا بھی حق ہے۔ سب کچھ جانتے ہوئے اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے جھوٹے گواہ پیش کر کے یا رشوت کے ذریعے یا کسی اثر و رسوخ کے ذریعے حاکمِ وقت سے فیصلہ لینا اور اپنے نفس کو تسلّی دینے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حاکمِ وقت کا فیصلہ تمہارے حق میں میرے اس فیصلے کو نہیں روکے گا کہ میں تمہیں جہنّم میں پھینک دُوں اور اپنی گرفت میں لے لوں۔

یہ جو دُنیا میں گند پھیلا ہُوا ہے (آپ غور کریں میں نے بہت غور کیا) انتہائی فساد پیدا کرنے والا اور معاشرہ میں بے انتہا بے چینی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے کہ جھُوٹے مقدمے کر کے جھُوٹے گواہ پیش کر کے جھُوٹی قسمیں کھا کے خدا تعالیٰ کو بھی اپنے حق میں گواہ کے طور پر بظاہر زبانی طور پر پیش کر دیا اور جانتا ہے شخص کہ خدا بھی جانتا ہے کہ یہ اس کا مال نہیں اور اپنے دل کی تسلّی کے لئے ایسا طریق اختیار کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں حُکم دیتا ہوں کہ تم حکامِ وقت سے اپنے حق میں جھُوٹے فیصلے مت لو۔

قرآن کریم ہے بڑا عظیم۔ بڑی ہی عظیم کتاب ہے۔ بعض دفعہ بے وقوفی سے، ناسمجھی سے بھی غلط مقدمہ ایک شخص کر دیتا ہے اس واسطے اس چیز کو یہاں واضح کر دیا۔ اگر کوئی شخص ناسمجھی سے واقعہ میں سمجھتا ہے کہ حق اس کا ہے۔ غلطی میں مبتلا ہے کہ میرا حق ہے اور کورٹ میں جاتا ہے اور اس کا حق نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ، وہ گروہ جو ہیں وہ میرے اس انداز کے مخاطب نہیں ہیں، مخاطب وہ ہیں کہ مقدمہ بازی اس حقیقت کو جانتے بوجھتے ہوئے کرتے ہیں کہ دعویٰ جھُوٹا ہے، جو شخص ناسمجھی سے یا بے وقوفی سے یا غفلت سے کوئی جھوٹا مقدمہ کرتا اور اپنے حق میں فیصلہ لیتا ہے تو اس کی وہ سزا نہیں۔ قرآن کریم کے نزدیک جو اس شخص کی ہے جو جان بُوجھ کر لوگوں کے مال کو کھاتا اور حاکمِ وقت کی پناہ لیتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ - امان ہش ۱۳۷۰ ۹ - مارچ ۱۹۹۱ء


# راہِ راست پر قائم ہونا

حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے) نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا

"بعض دفعہ ایک انسان خود تو ایمان رکھتا ہے اپنے دل میں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بشارتوں کا مستحق ہوتا ہے لیکن اس کے اہل اس کے لئے فتنہ بنتے اور صراطِ مستقیم سے اسے دُور لے جانے والے بن جاتے ہیں۔ اس واسطے کسی ایک شخص کا یہ کہنا کہ مَیں صراط مستقیم پر قائم ہو گیا ہوں۔ یہ کافی ہے۔ یہ اسلئے کافی نہیں کہ جو قریب ترین فتنہ اس کی زندگی میں ہے وہ اسکے گھر میں موجود ہے۔ اس واسطے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت کرنا ان نسلوں کی بھلائی میں بھی ہے اور اپنی بھلائی بھی یہی تقاضا کرتی ہے کہ انسان فتنے سے اپنے آپ کو بچائے اور خدا تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے اور جو پیار اسے حاصل ہُوا وہ پیار اسے اور اس کے خاندان کو مرتے دَم تک اس دنیا میں حاصل رہے۔ تا خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں گذارنے والی اَبدی زندگی کے وہ مستحق بنیں"۔

عام طور پر تو بچوں کی تربیت کا اس حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ انکی زندگی خراب نہ ہو اور وہ راہ راست پر رہیں اور نیک کام کریں جو انہیں کے کام آئیں گے۔ یہ پہلو بھی خاصہ اہم ہے لیکن جس بات کی طرف حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمت نازل فرماتا رہے) نے بیان فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ بچوں کی تربیت ہی سے انسان خود بھی راہ راست پر قائم قرار دیا جا سکتا ہے۔ راہِ راست پر چل پڑنا ہی کافی نہیں۔ اس راہ پر قائم رہنا از بس ضروری ہے اور قائم رہنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنی نیکی کے تسلسل کو آگے چلائے اور اپنے بچوں کو۔ اپنی اگلی نسل کو۔ بھی اس راہ پر چلائے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک وہ یہ دیکھ سکے کہ وہ خود بھی راہ راست پر ہے اور اس کی اگلی نسل بھی راہ راست پر ہی ہے۔ گویا کہ بچوں کی تربیت کا فائدہ نہ صرف بچوں کو ہوگا بلکہ وہ خود بھی اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

یہ پہلو عام طور پر نظر انداز ہو جاتا ہے اور بچوں کی تربیت کو صرف بچوں کے فائدہ کی بات سمجھا جاتا ہے۔ نتیجۃً اگر راہ راست پر نہ چلے تو بعض اوقات کہہ دیا جاتا ہے۔ چلو چھوڑو اس کو مجھے کیا۔ لیکن نہیں یہ کہہ کر انسان اپنی "تسلی" کا سامان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ اس کے اپنے لئے فتنہ کا باعث بن جاتا ہے۔

آگ اور خون کھیل کے اسباب بن گئے
مولا تری پناہ کی ہے آرزو ہمیں
اس دَورِ جنگ میں ہے ہر اک سمت اضطراب
دے گا کوئی سکون تو بس دے گا تو ہمیں

ابوالاقبال

---

علامت اوڑھ کر نکلو گے کیونکہ عہدِ عُریاں میں
حکومت مُوربے مایہ کی ہے مُلکِ سلیماں میں

خداوندا یہ تیرے ماننے والے کدھر جائیں
کہ تیرا نام لینا جُرم ہے اب شہرِ جاناں میں

کہیں ایسا نہ ہو پھر بیچ ڈالیں قافلے والے
پڑا رہنے دو یوسف کو ابھی چاہِ زنخداں میں

ابھی تک حرفِ مطلب منتظر ہے صبحِ صادق کا
ابھی حائل ہیں اندھیرے غزل میں اور غزل خواں میں

یہ کس نے جامۂ صبر و سکوں کو نوچ ڈالا ہے
اُلجھ کر رہ گئی ہیں دھجیاں خارِ مغیلاں میں

صلائے عام کے خیمے کہیں زد میں نہ آجائیں
بگولے دندناتے پھر رہے ہیں عرصۂ جاں میں

کہیں اہلِ محلہ سُن نہ لیں شورِ سلاسل کو
کوئی روزن نہ رہ جائے کھُلا دیوارِ زنداں میں

اندھیری رات ہے اور جس طرف دیکھو اُجالا ہے
سحر چھُپ کر نہ آئی ہو چراغِ زیرِ داماں میں

مَیں تولا جاؤں گا جس روز میزانِ محبت میں
علامت بن کے رہ جاؤنگا کافر اور مسلماں میں

یہ تھانیدار نے بھیجی ہے خوش خبری مجھے مضطرؔ
کہ میرے قتل کے دن جشن ہوگا بزمِ سلطاں میں

چوہدری محمد علی

## الفضل کی پُرانی فائلوں کی ضرورت

دفتر روزنامہ الفضل کو اپنے دفتری ریکارڈ کے لئے الفضل کی پُرانی فائلوں خصوصاً ۱۹۱۳ء تا ۱۹۵۰ء کے عرصے کی فائلوں کی ضرورت ہے۔ جن احباب کے پاس ہوں وہ دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔ ـــــــ مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

# تلقین عمل

۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی تقریر کا ایک اقتباس۔

مردوں کو چاہیئے کہ جہاں لجنہ اماءاللہ قائم نہیں وہاں لجنہ اماءاللہ قائم کریں۔ میرے پاس بہت سی عورتوں نے شکایت کی ہے کہ مرد ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ بعض تو انہیں روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لجنہ کے جلسوں میں نہ جایا کرو۔ اور بعض ایسے ہیں کہ اگر عورتیں لجنہ اماءاللہ قائم کرنا چاہیں تو وہ اس میں روک بن جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک بات ہے۔ جب تک عورتیں بھی دین کی خدمت کے لئے مردوں کے پہلو بہ پہلو کام نہیں کرتیں اس وقت تک ہم صحیح طور پر ترقی نہیں کر سکتے۔ دین حق کی جو عمارت ہم باہر تیار کرتے ہیں۔ اگر اس عمارت کی تیاری میں عورت ہمارے ساتھ شریک نہیں تو وہ گھر میں اس عمارت کو تباہ کر دیتی ہے تم بچے کو مجلس میں اپنے ساتھ لاؤ۔ اسے وعظ و نصیحت کی باتیں سناؤ دین کی باتیں اس کے کان میں ڈالو لیکن گھر جانے پر تمہاری عورتیں میں وہ روح نہیں جو دین حق عورتوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے تو بچے سے کہے گی کہ بچے! تمہارے باپ کی عقل ماری ہوئی ہے۔ وہ تمہیں یونہی "بیت" میں لئے پھرتا ہے، تمہاری صحت اس سے تباہ ہو جائے گی۔ تم ایسا نہ کیا کرو۔ باپ اپنے بچے کو اقتصادی زندگی بسر کرنے کی طرف ترغیب دے تو ماں کہنے لگ جائے گی۔ کہ بیٹا! تمہارا باپ محض بخل کی وجہ سے تمہیں یہ نصیحت کر رہا ہے اور نام اس کا دین رکھ رہا ہے۔ ورنہ اصل وجہ یہ ہے کہ اس کا دل تمہاری ضرورت کے لئے روپیہ خرچ کرنے کو نہیں چاہتا۔ تم بے شک اپنے دل کے حوصلے نکال لو میں تمہاری مدد کے لئے تیار ہوں۔ دیکھو اگر کسی گھر میں ایسا ہو تو ایک ہی وقت میں دو تلواریں چل رہی ہوں گی۔ ایک سامنے سے اور ایک پیچھے سے اور یہ لازمی بات ہے کہ جہاں دو تلواریں چل رہی ہوں۔ وہاں امن نہیں ہو سکتا پس اول ہماری جماعت کو نماز با جماعت کی پابندی کی عادت اپنے اندر پیدا کر لی چاہیئے

دوسرے، جماعت کو خصوصیت سے اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے محنت کی عادت اختیار کرنی چاہیئے اور جس کام کے لئے کسی کو مقرر کیا جائے اس کے متعلق وہ اس اصول کو اپنے مدنظر رکھے کہ مجھے اب پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ خواہ میری جان چلی جائے۔ جب تک اس قسم کی روح اپنے اندر پیدا نہیں کی جائے گی جماعت پوری طرح ترقی نہیں کر سکتی۔

تیسرے، ہر جگہ لجنہ اماءاللہ قائم کی جائے اور عورتوں کی تعلیم اور ان کی اصلاح کا خیال رکھا جائے۔

چوتھے، جماعت کے اندر سچائی کو قائم کیا جائے۔ جب تک کسی قوم میں سچائی قائم رہتی ہے وہ ہارا نہیں کرتی میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں ابھی اس پہلو کے لحاظ سے بھی کمزوری پائی جاتی ہے۔ مقدمات پیش ہوتے ہیں تو ان میں گواہی دیتے وقت بعض لوگ ایسی ایچا پیچی سے کام لیتے ہیں کہ قاضی حیران رہ جاتا ہے کہ میں اس طرح فیصلہ کروں یا اس طرح۔ حالانکہ (ایمان لانے والوں) کے مقدمات کا بڑی آسانی سے فیصلہ ہو جانا چاہیے۔ قرآن کریم نے ہر مومن کو سچائی سے کام لینے کی تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ تمہیں صرف سچ سے ہی نہیں بلکہ سداد سے ہی کام لینا چاہیئے یعنی تمہاری طرف سے جو بات پیش ہو وہ صرف سچی ہی نہ ہو بلکہ اس میں کسی قسم کا پیچ بھی نہ ہو۔ کئی باتیں سچی تو ہوتی ہیں مگر پیچ کے ساتھ جھوٹ بنا دی جاتی ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے صدق و سداد دونوں سے کام لینے کی نصیحت فرمائی ہے

یہ چار نصیحتیں آپ لوگوں کو کرنے کے بعد میں دعا کے ساتھ آپ سب کو رخصت کرتا ہوں اگر آپ لوگ ان باتوں پر عمل کر لیں گے تو پھر خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی دعوت الی اللہ میں بھی برکت پیدا کر دے گا۔ آپ کے کاموں میں بھی برکت پیدا کر دے گا۔ اور دین حق کی فتح کو قریب سے قریب تر لے آئے گا۔

یہ چار دیواریں ہیں جن پر دین حق کی عمارت قائم ہے۔ اب میں دعا کر کے آپ لوگوں کو رخصت کرتا ہوں دعا میں اس امر کا خیال رکھا جائے کہ جہاں اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے دعائیں کی جائیں وہاں دین حق اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور ان (مربیوں) کی کامیابی کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔ جو دین حق کی خدمت کے لئے دور دراز ملکوں میں گئے ہوئے ہیں۔ ایسے ایسے ملکوں میں جہاں انہیں کسی قسم کی راحت اور آرام کے سامان میسر نہیں۔ ان کی باتیں سننے والا کوئی نہیں۔ ان کے ساتھ ہمدردی کرنے والا کوئی نہیں۔ ان کے بوجھ کو ہٹانے والا کوئی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ رات دن دین حق کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔ حکومتیں ان کی دشمن ہیں۔ پبلک ان کی مخالف ہے۔ سوسائٹی ان کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ غرض ہر طبقہ کے لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر وہ (دین حق) اور احمدیت کی تعلیم برابر لوگوں تک پہنچاتے چلے جاتے ہیں پس آپ لوگوں کا فرض ہے کہ جہاں آپ دین حق کی ترقی کے لئے۔ جو کچھ کر سکتے ہوں۔ اس سے دریغ نہ کریں وہاں ان زیادہ قربانی کرنے والے مربیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اس اجتماع کے موقعہ پر مجھے دعا کے لئے بہت سی تاریں موصول ہوئی ہیں مگر میں وہ تاریں اب سنا نہیں سکتا۔ صرف اسی قدر کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ ان سب دوستوں کے لئے دعائیں کی جائیں۔ بالخصوص مربیوں کے لئے کہ وہ خاص دعاؤں کے محتاج ہیں بلکہ انہیں دعاؤں کا محتاج کہنا بھی درست نہیں درحقیقت ان کے لئے دعا کرنا ہمارا اپنا فرض ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا کام کرنے کے لئے اپنے وطنوں کو چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں۔ اور ہم پر ان کا ایک ایسا حق قائم ہو چکا ہے جو کامل طور پر دعائیں اور التجائیں کر کے ہی ہم ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے سوا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں جس سے ان کا یہ حق ادا ہو سکے۔ اب میں دعا کروں گا آپ لوگوں کے لئے۔ دین حق اور احمدیت کے لئے بھی۔ آپ میرے لئے بھی اور سلسلہ کے مربیوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بار آور فرمائے پھر خاص طور پر اس امر کے لئے دعائیں کی جائیں جو چار باتیں میں نے اس وقت بیان کی ہیں ہماری جماعت کو اس پر قائم ہونے کی توفیق مل جائے۔ یعنی نماز باجماعت کی پابندی۔ سوائے کسی خاص مجبوری کے۔ یہاں تک کہ اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے۔ تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے نماز با جماعت ادا کی جائے۔ دوسرے سچائی پر قیام۔ ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ جائے۔ تیسرے محنت کی عادت۔ ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح ہماری جماعت میں سے بالکل مٹ جائے۔ اور جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔ وہ اس کام کو پوری تندہی سے سرانجام دے یا اسی کام میں فنا ہو جائے۔ چوتھے عورتوں کی اصلاح۔ ہر جگہ لجنہ اماءاللہ کا قیام اور عورتوں میں دینی تعلیم پھیلانے کی کوشش یہ چار چیزیں ہیں جن کے متعلق میں نے اس وقت توجہ دلائی ہے۔ آپ لوگ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ اگلے سال جب آپ جلسہ سالانہ پر آئیں تو آپ میں سے ہر شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے کہ ہم نے ان باتوں پر عمل کر لیا ہے۔ بلکہ دل پر ہاتھ رکھنے کا سوال ہی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ ان باتوں پر عمل کر لیں گے تو خود بخود ایسے تغیرات پیدا ہوں گے کہ آپ لوگوں کی کسی گواہی کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ خدا اور اس کے فرشتے خود گواہی دیں گے کہ آپ نے ان باتوں پر عمل کیا ہے۔ اب میں دعا کرتا ہوں۔

الاخبار (۴۴)

---

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء کو فرمایا۔

سال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ سال ہوتا ہے۔ جو کسی جماعت کی ابتدا یا کسی کام کے جاری ہونے کے وقت سے بارہ مہینے گزرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور ایک وہ سال ہوتا ہے جو شمسی یا قمری سالوں کے اصول پر شروع ہوتا ہے قمری سال تو بدلتا رہتا ہے لیکن شمسی سال ہمیشہ یکم جنوری کو شروع ہوتا ہے۔ آج جب مجھ سے خواہش کی گئی کہ میں خدام الاحمدیہ کو سال رواں کے متعلق بعض ہدایات دوں تو میں نے یہ بات مان تو لی لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ یہ کون سا سال رواں ہے۔ جس کے متعلق مجھ سے بعض نصائح ہدایات حاصل کرنے کی خواہش کی گئی ہے۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام چونکہ ۴ فروری کو ہوا تھا اس لئے اس مہینے سے مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کی ابتداء ہوتی ہے ورنہ شمسی یا قمری اصول کے مطابق یہ کوئی نیا سال شروع نہیں ہوا۔ نعمت ہمیشہ اس

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

# ساحل مکران پر پہلا زیر تعمیر "پسنی بجلی گھر"

بلوچستان کا بیشتر علاقہ قومی پاور سسٹم کے ساتھ منسلک نہیں ہے اس لئے حکومت نے مکران ڈویژن میں مختلف مقامات پر چھوٹے چھوٹے جنریٹر سیٹ لگائے تھے جن میں سے اکثر خراب پڑے ہیں اور علاقے میں بجلی کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں۔

مکران کا علاقہ چونکہ واپڈا کے پاور سسٹم سے ۴۰۰ کلو میٹر دور ہے اور مکران میں بجلی کی مانگ جس محدود رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کے مطابق موجودہ نظام کو مکران تک وسیع کرنا قدرے مہنگا تھا اسی لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مکران میں ایک الگ بجلی گھر تعمیر کیا جائے جو علاقے کی ضروریات پوری کر سکے اس کے لئے مکران ساحل کے وسط میں "پسنی" کو منتخب کیا گیا کہ وہاں پر ایک بجلی گھر تعمیر کیا جائے۔

اس کے پہلے مرحلے میں تقریباً ساڑھے چار میگا واٹ کے چار ڈیزل جنریٹر سیٹ اور پسنی اور تربت کے درمیان ایک ۱۳۲ کلو واٹ کی بجلی کی لائن تعمیر کی جا رہی ہے جو شروع میں ۶۶ کلو واٹ کے لئے مستعمل ہو گی۔

دوسرے مرحلے میں نو میگا واٹ کے تین ڈیزل جنریٹر سیٹ اور ۱۳۲ کلو واٹ کی لائنیں اور گرڈ سٹیشن تعمیر کر کے پسنی بجلی گھر کو گوادر، جیوانی، جوشاب تربت، تمپ اور مند سے ملا دیا جائے گا۔ اس طرح ۱۳،۵ میگا واٹ کا پسنی بجلی گھر تقریباً سارے مکران کی صنعتی، زرعی اور اقتصادی ترقی کے لئے بجلی کی ضرورت کو پورا کر سکے گا۔

پسنی بجلی گھر کے پہلے مرحلے پر گذشتہ سال سے کام جاری ہے اور جزوی طور پر ایک آدھ ماہ میں بجلی گھر بجلی پیدا کرنی شروع کر دے گا اور انشاء اللہ جون تک پسنی اور تربت کو ۲۴ گھنٹے بجلی ملنی شروع ہو جائے گی۔

مستانی کی سنہری ریت کی گود میں پسنی ساحل سمندر (بحیرہ عرب) پر ایک قصبہ ہے جو ضلع گوادر کی ایک تحصیل کا درجہ رکھتا ہے پسنی مکران کے ساحل کے تقریباً وسط میں ہے یہاں ایک ہوائی اڈہ اور مچھلیوں کی بندرگاہ کی سہولت بھی موجود ہے جس پر بارہ سو ٹن تک کے بحری جہاز لنگر انداز ہو سکتے ہیں ماضی میں پسنی تجارت کا دروازہ شمار ہوتا تھا اس کے قریب لارڈ کرزن نے ایک بند تعمیر کروایا تھا اس لئے اس کا پرانا نام کرزن آباد بھی رہا ہے۔

مکران ڈویژن تین اضلاع گوادر، تربت اور پنجگور پر مشتمل ہے مکران کا لفظ ماہی گیران سے بگڑ کر بنا ہے کیونکہ ساحل سمندر پر ہونے کی وجہ سے یہاں بڑی کثرت سے مچھلی پکڑی جاتی اور کھائی جاتی ہے مکران ڈویژن کا صدر مقام تربت ہے اغلباً اصل لفظ طربت - تازگی سے نکلا ہے جو غلطی سے ط کی بجائے ت سے لکھا جاتا ہے۔

مکران میں بلوچ اقوام آباد ہیں اور زیادہ تر آبادی ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ ہے ان میں ذکری فرقہ کے مسلمان بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جو پنجگانہ نمازوں کی بجائے پانچ وقت بالعموم اور تین وقت بالخصوص ذکر کرتے ہیں

بلوچ اپنے آپ کو عربی النسل سمجھتے ہیں چنانچہ میر گل خان نصیر "تاریخ بلوچستان" میں لکھتے ہیں "یہ بلوچ قوم زمانہ قدیم میں عربستان میں دجلہ اور فرات کی گودیوں اور حلب کے مرغزاروں میں ایرانی سرحد کے ساتھ ساتھ آباد تھی اور ایران میں تبریز سے کوہ البرز کے دامن میں مشہد تک پھیلی ہوئی تھی"

(بحوالہ "بلوچستان" از بریگیڈیئر محمد عثمان)

تاہم ایک اور تاریخ دان کا خیال اس سے مختلف ہے وہ لکھتے ہیں:

"زبان حلبی میں بلوچ بادیہ نشین کو کہتے ہیں جو لوگ ہمیشہ صحرا اور دامن کوہستان میں خانہ بدوش رہنے والے ہوں ان کو بلوچ کہا جاتا ہے یہ لفظ کسی خاص قوم سے متعلق نہ تھا بہت مختلف قوموں پر یہ لفظ مستعمل ہوتا رہا اب بھی چند قومیں اس بلوچستان میں ایسی رہتی ہیں جن کا نسب نامہ ایک دوسرے سے مختلف ہے لیکن تمام قوم بلوچ کہلاتے ہیں" (تاریخ بلوچستان از رائے بہادر ہتو رام مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

رائے بہادر ہتو رام نے بلوچیوں کے خصائل کے بارہ میں لکھا ہے کہ "بلوچیوں میں چند خصائل موروثی چلے آتے ہیں اول بہادری

دوم مہمان نوازی ....

سوم راست روی ....

چہارم صلح کل یعنی بے تعصب ....

(تاریخ بلوچستان صہ ۳۴ صہ ۳۵)

بات بجلی گھر سے شروع ہوئی تھی اور علاقے کے تعارف اور بلوچ اقوام کی وجہ تسمیہ اور خصائل کی طرف بڑھ گئی اب ہم پھر بجلی گھر کی بات کرتے ہیں۔

پسنی بجلی گھر ۳۰۰ × ۳۲۰ مربع میٹر کے رقبے پر واقع ہے اور ہوائی اڈے اور شہر کے تقریباً وسط میں ہے یہ بجلی گھر تھرمل بجلی گھر ہے یعنی مشینوں کو چلانے کے لئے تیل بطور ایندھن استعمال ہو گا

بجلی گھر کے اہم حصے یہ ہیں۔

- ڈیزل جنریٹر ہاؤس
- سوئچ گیئر روم
- کنٹرول روم
- تیل سٹور کرنے کے لئے ٹینک
- تیل صاف کرنے کی مشینیں اور پمپ ہاؤس
- ڈیزل انجن کی استعمال شدہ حرارت کو دوبارہ استعمال کرنے والے بوائلر
- ورکشاپ
- آگ بجھانے کے لئے پانی کا ٹینک اور پمپ ہاؤس
- پانی صاف کرنے کا پلانٹ۔

پانی کی فراہمی کے لئے دس بارہ کلو میٹر دور شادی خور دریا کے ارد گرد ٹیوب ویل لگا کر پائپ لائن کے ذریعے بندوبست کیا جائے گا

اس بجلی گھر کے پہلے مرحلہ کے لئے برطانوی حکومت فنڈ مہیا کر رہی ہے اور اس کی تعمیر کا کام ایک برطانوی فرم کو ملا ہوا ہے۔ کام کی نگرانی ایک اور برطانوی مشاورتی فرم ایک پاکستانی مشاورتی فرم کے ساتھ مل کر کر رہی ہے۔ بجلی گھر کے پہلے مرحلے کی تعمیر پر ساڑھے بارہ ملین سٹرلنگ پونڈ خرچ ہو رہے ہیں

اس بجلی گھر کی تعمیر سے علاقے میں صنعتی، زرعی اور اقتصادی ترقی کے بہت روشن امکانات ہیں۔

## تعارف

# برطانیہ میں بچوں کی دینی تعلیم

دیکھنے میں دیدہ زیب اور پڑھنے میں مفید اور معلومات سے پُر اس وقت ہمارے سامنے چوہدری رشید احمد، سیکرٹری چلڈرن بک کمیٹی لندن کی ایک مختصر سی کتاب مسلمانوں کے تہوار اور ان کے رسوم و رواج ہے۔ یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ اب برطانوی سکولوں میں مختلف مذاہب کے متعلق دینی معلومات فراہم کرنے کا سلسلہ چل پڑا ہے۔ ایک لمبے عرصہ تک برطانیہ میں وہ طالب علم جو دیگر ممالک سے آتے تھے انہیں صرف عیسائیت پڑھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ یا شائد زیادہ سے زیادہ اگر وہ چاہتے تو عیسائیت نہ پڑھنے کا فیصلہ کر لیتے۔ لیکن انہیں اپنے مذہب کے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا جاتا تھا مختلف مذاہب کے لوگوں نے ایک لمبا عرصہ کوشش کرنے کے بعد اب اس میں کامیابی حاصل کر لی ہے کہ مختلف مذاہب کے متعلق طلباء کو معلومات فراہم کی جائیں۔ البتہ اس سلسلے میں کتابوں کی فراہمی ایک خاصا مشکل کام ہے ایسی کتابیں جو مذہب کے متعلق لکھی گئی ہوں اور لکھی بھی گئی ہوں ایسی آسان زبان میں کہ بچے سمجھ سکیں اور انہیں دلچسپی لے سکیں۔ یہ کتاب جو ہمارے سامنے ہے۔ یہ مسلمان بچوں کے لئے لکھی گئی ہے اور برطانیہ میں سکولوں میں رائج ہے۔ اس میں جیسا کہ مصنف نے کہا ہے تقریباً تمام تہوار اور معاشرتی رسوم و رواج درج کئے گئے ہیں اور اس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ کسی بڑے اسلامی فرقے کو چھوڑا نہیں گیا بلکہ تمام بڑے فرقوں کی متعدد بڑی بڑی باتیں اختصار کے ساتھ درج کر دی گئی ہیں۔ تاکہ کسی کو یہ شکوہ نہ رہے کہ اسلام ان کی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق نہیں پڑھایا جا رہا ہے۔ کتاب پہلے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ اور اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں۔ نہایت خوبصورت تصاویر سے اسے مزین کیا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بعض تہواروں پر جو دل پسند کھانے پکائے جاتے ہیں ان کے نسخے بھی دیئے گئے ہیں تاکہ بیرونی ملک میں بھی ان چیزوں سے لذت حاصل کی جا سکے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ برطانوی لوگ بھی ان کھانوں سے لطف اندوز ہو سکیں۔

سب سے پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کیا ہے نہایت اختصار کے ساتھ۔ اس کے بعد اسلامی کیلنڈر بھی دیا گیا ہے اور پھر اسلامی تہوار

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عائشہ احمد - ربوہ

# تکمیل

ہمارے آباؤ اجداد کی آرزوؤں کی تکمیل، ہمارا مستقبل، ہمارا اپنا پاکستان برسوں کی سیاسی و نیم سیاسی جدوجہد کے بعد ہمیں ارضِ وطن کی صورت میں ملا جس کی چھاؤں تلے آج ہم رہ رہے ہیں۔ آیئے آج ذرا ماضی میں چلتے ہیں جہاں ہمارے پیارے قائد محمد علی جناح، شاعرِ مشرق علامہ اقبال اور ان کے ساتھ ساتھ نواب محسن الملک، نواب وقار الملک مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، آغا خان، میاں فضل حسین، عبداللہ ہارون، صاحبزادہ عبدالقیوم، نواب سلیم اللہ اور دیگر بہت سے رہنما شامل ہیں۔ ان میں دانشور، مفکر اور ادیب بھی تھے جنہوں نے اپنے علم و فکر اور تحریروں سے پاکستان کی نظریاتی سرحدیں استوار کیں۔ اور عملی سیاستدان بھی تھے جنہوں نے جدوجہد آزادی کی راہنمائی کی اور اسے گوناگوں مشکلات سے نکال کر منزلِ مراد تک پہنچایا۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے لئے جس سیاسی نصب العین کو اپنی منزل قرار دیا۔ اس کے حصول کے لئے قائداعظم کی سرکردگی میں بھرپور کوششیں شروع کر دیں۔ اور سات سال کے قلیل عرصہ میں ایک آزاد مملکت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ہم اکثر آسانی سے یہ بات کہہ کر گذر جاتے ہیں کہ ہم نے اپنے لئے آزاد مملکت ایک مختصر سے عرصہ میں حاصل کر لی۔ لیکن اس کو حاصل کرنے میں کتنا لہو بہا۔ کتنے آنچل سر سے سرکے، کس قدر جانی اور مالی نقصان ہوا۔ ایک نسل نے اسے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد شروع کی۔ دوسری نسل شامل ہوئی اور پھر تیسری نسل جب پروان چڑھ رہی تھی۔ تو یہ معرضِ وجود میں آیا۔ ہمارے قائد محمد علی جناح جیسی شخصیتیں افقِ عالم پر کبھی کبھی ہی ابھرتی ہیں۔ اور جب ابھرتی ہیں تو پھر ایسے انقلاب انگیز کارنامے سرانجام دے کر حالات کو ایک دم ہی بدل دیتی ہیں۔ ایسے تاریخ ساز وجودوں کی عظمت کا راز اس حقیقت میں پنہاں ہوتا ہے کہ جو بات بظاہر ناممکن نظر آتی ہے اسے ممکن کر دکھاتے ہیں اور جب یہی ناممکن ممکن میں بدل جاتا ہے تو پھر تاریخ کا دھارا ایک دم مڑ جاتا ہے اور یوں حال کے مقابلے میں ایک نئے اور خوش آئند مستقبل کے آثار ہویدا ہونے لگتے ہیں۔

بلاشبہ حضرت قائداعظم ایک عظیم اور تاریخ ساز شخصیت تھے۔ جو برصغیر کے سیاسی افق پر اس وقت ابھرے جب برطانوی حکومت اور انڈین نیشنل کانگریس کے باہمی گٹھ جوڑ اور سازباز کی وجہ سے برصغیر کے مسلمانوں کا سیاسی مستقبل تاریک سے تاریک تر ہوتا جا رہا تھا۔ اور یہ چیز مسلمانوں میں شدت سے احساس پیدا کر رہی تھی کہ ہندو اکثریت اور حکومتِ برطانیہ کے ساتھ مل کر دس کروڑ مسلمانوں کو بے بس اقلیت کا درجہ دے کر انہیں ہمیشہ کے لئے غلام بنا لیا جائے گا۔ ایسے نازک حالات میں قائداعظم نے اپنی انقلاب انگیز قیادت کے ذریعہ آل انڈیا مسلم لیگ کو منظم کر کے اسے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بنانے کا عظیم ترین کارنامہ سرانجام دیا۔ حکومتِ برطانیہ اور ہندو کانگریس کا ڈٹ کر مقابلہ کر کے ثابت کر دیا کہ ہندوستان کے مسلمان اقلیت ہرگز نہیں ہیں بلکہ ایک قوم ہیں۔ اور یہ انہیں بالکل جائز حق حاصل ہے کہ جن علاقوں میں وہ اکثریت میں ہیں، انتقالِ اقتدار کے بعد وہاں اپنی آزاد خود مختار مملکت قائم کریں۔ اور اس میں اپنی مرضی کی حکومت بنائیں۔ قائداعظم نے ایک موقع پر فرمایا۔ "برطانیہ ہندوستان پر حاکم رہنا چاہتا ہے۔ گاندھی جی ہندوستانی ہی نہیں۔ یہاں کے مسلمانوں پر بھی حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہم نہ برطانیہ کو ہندوستان پر حکمران رہنے دیں گے اور نہ مسلمانوں پر حکومت کرنے کے سلسلے میں گاندھی جی کے خوابوں کو پورا ہونے دیں گے حکومت برطانیہ اور گاندھی جی آپس میں لاکھ گٹھ جوڑ کریں اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام بنانے کی لاکھ تدبیریں کریں ہم دونوں کو شکست دیں گے اور اپنے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کر کے رہیں گے۔"

(مسٹر جناح کی تقاریر اور تحریرات مرتبہ جمیل الدین احمد جلد اول ص ۱۴۷)

قائداعظم نے جو کچھ کہا تھا سات سال کے عرصہ میں اسے پورا کر کے دکھایا۔ اور اس وقت تک چین نہ لیا جب تک کہ پاکستان ایسی عظیم مسلم مملکت قائم نہ کر دکھائی۔ دوست تو دوست دشمن بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ قائداعظم نے ایک ٹائپ رائٹر اور ایک پرائیویٹ سیکرٹری کے سوا کسی سے کوئی مدد لئے بغیر اکیلے اپنی کوشش سے بیک وقت برطانیہ اور ہندوؤں کی غالب اکثریت کو شکستِ فاش دی۔ اور حصولِ پاکستان کے سلسلے میں وہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا جس کی تاریخِ عالم میں کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ لیونارڈ موسلے LEONARD MOSLEY نے اپنی کتاب (THE LAST DAYS OF THE BRITISH RAJ) (برطانوی راج کے آخری ایام) میں ان پردے الفاظ میں افسوس کا اظہار کیا ہے کہ انتقالِ اقتدار میں برطانیہ نے غیر معمولی عجلت سے کام لیا اور کانگریس نے بھی اقتدار پر جھپٹنے میں کمال بے صبری کا مظاہرہ کیا۔ اگر دونوں ایک سال اور انتظار کر لیتے تو ملک تقسیم ہونے سے بچ جاتا۔ کیونکہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ ایک سال بعد قائداعظم نے وفات پا جانا تھا۔ اور ان کی وفات کے بعد پاکستان کا قیام ممکن نہ رہتا۔ پاکستان کا قیام جو سراسر فردِ واحد یعنی قائداعظم کے عزم و ثبات اور مسلسل جہد کا نتیجہ ہے۔ برطانوی مصنف کا یہ اظہارِ افسوس ایک بیّن ثبوت ہے اس امر کا کہ پاکستان کا قیام ایک خدائی تقدیر تھی۔ اور قدرتِ خداوندی نے اس تقدیر کو بروئے کار لانے کے لئے قائداعظم کو منتخب کیا تھا تو پھر انگریزی حکومت اور ہندو اکثریت اس خدائی تقدیر کے پورا ہونے میں کیسے مزاحم ہو سکتی تھی۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ پاکستان کا قیام قائداعظم کا ایک لاثانی کارنامہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قائداعظم نے اس عظیم کارنامہ سے بھی قبل اس سے بھی بڑا ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ پاکستان کا قیام تو اس عظیم تر کارنامے کا ایک ثمرہ تھا اور وہ عظیم تر کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے مختلف فرقوں، مختلف سیاسی گروہوں مختلف نظریات، نیز مختلف صوبائی و علاقائی اور لسانی عصبیتوں میں بٹے ہوئے دس کروڑ مسلمانوں کو ایک سیاسی پلیٹ فارم پر ایک جھنڈے تلے جمع کر کے انہیں قومی تشخص عطا کیا۔ انہیں ایک متحد اور مضبوط اور مستحکم قوم کے سانچے میں ڈھال کر دکھا دیا۔ آپ نے یہ اعلان کر کے کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے۔ اس کے لئے مسلم لیگ کے دروازے کھلے ہیں اور وہ مسلمانانِ برصغیر کے وسیع تر سیاسی اتحاد میں شامل ہو سکتا ہے انتشار و انشقاق کے ہر راستے کو بند کر دیا اور مسلمانانِ برصغیر کو ناقابلِ تسخیر اتحاد سے مالا مال کر دکھایا یہ اس ناقابلِ تسخیر اتحاد کا ہی نتیجہ تھا کہ انگریز، ہندو، اور ہندو نواز مسلمانوں کی متحدہ مخالفت کے باوجود پاکستان ایسی عظیم مسلم مملکت کا دائمی قیام عمل میں آیا قومی تشخص اور ناقابلِ تسخیر قومی اتحاد کا معجزہ دکھاتے ہیں قائد نے تین رہنما اصول مسلمانوں کو عطا کئے۔ یہ تین رہنما اصول ایک صورِ اسرافیل تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی۔ یہ اصول تھے اتحاد، تنظیم، یقینِ محکم، قائداعظم کی زبان سے ادا ہونے والے ان تین الفاظ میں ایسی تاثیر بھری ہوئی تھی کہ جس نے مسلمان قوم کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تقدیر بدل گئی۔ فولادی حلقے باہم مربوط ہو کر مضبوط زنجیر بن گئے۔ بکھری ہوئی اینٹیں ایک پختہ اور مربوط دیوار میں بدل گئیں۔ یہی وہ انتہائی مضبوط فولادی زنجیر تھی۔ جس نے ہر مخالف قوت کو جکڑ کر رکھ دیا۔ یہی وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھی جس میں دشمن اپنی ہزار کوششوں کے باوجود کوئی رخنہ نہ ڈال سکا۔ قائد نے ۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء کو قبائلی جرگے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "پاکستان کی تعمیرِ نو کے لئے اور اسے عظیم اور شاندار ملک بنانے کے لئے اتحاد کی ضرورت اس سے کہیں زیادہ ہے جو اب سے پہلے پاکستان حاصل کرنے کے لئے درکار تھی۔"

اس کی خاک اس قدر ارزاں تو نہیں ہے جس قدر آج کل ہو رہی ہے۔ بے چینی انتشار، نفسا نفسی کا یہ دور ہمیں کدھر لے جا رہا ہے۔ ہماری تکمیل اگر پاکستان ہے تو پھر اس کی بقا ہے اور آج یہ پاکستانی معاشرے پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان ناخوشگوار واقعات کو ختم کرنے میں اپنا احسن طور پر کردار ادا کریں۔ اس کی سلامتی اور ترقی میں حصہ لیں، اس کی حفاظت کریں اور اس کی ساکھ کو برقرار رکھیں کیونکہ یہ کوئی معمولی سی ارزاں چیز تو نہیں ہے۔ اس کی بنیادیں بے حد مضبوط ہیں اور اس کو مزید مضبوط کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ (مصباح)

---

پردہ عورتوں کی عفت کی حفاظت کے لئے ہے۔ کسی بھی انسانی دائرہ میں خواتین کی بامعنی اور صحت مند شرکت میں روک نہیں بنتا۔ یہ بات ہے جو سمجھائی جانی ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید خالد مربی سلسلہ

# دین و دنیا

عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ دین اور دنیا دو ایسی متضاد چیزیں ہیں جو کسی صورت میں بھی ایک انسان میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

لیکن یہ خیال درست نہیں ہے کیونکہ دین اور دنیا دو متضاد چیزیں ہونے کے باوجود بھی ایک انسان میں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ اور یہ بات خود انسان کی اپنی ذات پر منحصر ہے کہ ان دونوں چیزوں میں کہاں کہاں تک توازن برقرار رکھا جاتا ہے۔

عام مشاہدہ جس سے انسان کوئی نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ بتاتا ہے کہ جس انسان کے پاس مال دولت کی فراوانی ہوتی ہے۔ اُس کے اندر نخوت اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے غریب اور بے کس عزیز و اقارب کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اُس کی دینی حالت دن بدن کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہے اور خدا کے ذکر کی محفلوں سے اُس کا جی اکتانے لگتا ہے اور غیر حاضری کی وجہ وقت کا نہ ملنا بتائی جاتی ہے اور پھر خدا سے دوری کی یہ کیفیت آہستہ آہستہ اسے دین سے بالکل ہی بیگانہ اور غافل کر دیتی ہے اور وہ صرف ایسی محفلوں تک محدود ہو جاتا ہے۔ جس میں بڑے بڑے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جہاں خدا کے ذکر کا نشان تک نہیں ہوتا۔ اور ایک مرتبہ جب انسان مصنوعی عزت کو اپنے لئے اختیار کر لیتا ہے۔ تو پھر واپسی کی راہیں تقریباً ناممکن ہو جاتی ہیں۔ (سوائے ان لوگوں کے جن کو خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے لوٹنے کی توفیق دے) اور وہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں اور بھی اس غلط راہ میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور اپنے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے ہر جائز و ناجائز حربے سے دولت کا حصول شروع کر دیتا ہے۔

سو ایسی حالت جہاں دنیا کا حصول ہی مقصد حیات بن جائے اور دین سے انسان بالکل غافل ہو جائے۔ وہ مقام ہے جو دین سے ٹکراؤ پیدا کرتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ میرے اس بیان سے سمجھ لیا جائے کہ تمام دولت مند اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ایسے احباب بھی موجود ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے بہت نوازا ہے۔ لیکن اُن کا تعلق اُس دولت اور عزت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ٹوٹا نہیں بلکہ شکر کے ذریعہ سے اور بھی مضبوط ہوا ہے اور اُن کی دولت اصلاح معاشرہ کے لئے خرچ ہوتی ہے۔ لیکن شاید اس قسم کے لوگ بہت کم ہیں۔ تبھی تو غلط تاثر لوگوں کے ذہنوں پر پڑا اور یہ سمجھ لیا گیا کہ سبھی دولت مند ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔

دنیا کے حصول سے ہمارا مذہب منع نہیں کرتا بلکہ اجازت دیتا ہے کہ دنیا بھی حاصل کی جائے لیکن حصول کے لئے بعض شرائط ضرور رکھ دی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ کمانے کا راستہ اور طریقہ صحیح ہو۔ کسی قسم کی ملاوٹ۔ دھوکا۔ ذخیرہ اندوزی وغیرہ اس میں شامل نہ ہو۔ اور جب کما چکو تو دوسری شرط لگا دی۔ کہ تمہارے مال میں غریبوں مسکینوں بیواؤں۔ رشتہ داروں سب کا حصہ ہے ان کا بھی خیال رکھو۔ یہاں تک کہ ہمسائے کا بھی حق ہے۔ اور اُس کو بھی بھوکا نہیں سونا چاہیئے۔

سو یہ وہ شرائط ہیں کہ جن کے مطابق اگر ہم کماتے اور خرچ کرتے ہوئے توازن پیدا کر لیں تو سب مسائل حل ہو جائیں گے۔

### حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"دین اور دنیا ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسی سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔ ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اُس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اُس پر ڈالی تو اُسے معلوم ہوا کہ اُس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۰۶)

پھر جہاں دولت مند حضرات کے متعلق ایک منفی سوچ معاشرے میں پائی جاتی ہے وہاں خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کے بارے میں بھی سوچ کا ایک عجیب انداز پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ دین دار اور اللہ والے وہ لوگ ہوتے ہیں جنکو دنیا سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہو۔ یعنی اُن کے کپڑے گرد سے اٹے ہوئے ہوں۔ سر کے بال بکھرے ہوئے ہوں گلے میں موٹے موٹے موتیوں کی مالا ڈالی ہوئی ہو اور کسی بڑے سے بڑ کے درخت کے نیچے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوں۔ بلند آواز سے اللہ ہو اللہ ہو کی آوازیں اُن کے منہ سے نکلتی سنائی دیں۔ بے شک ترکِ دنیا کا یہ بھی ایک انداز ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اچھا کھانے اور اچھا پینے اچھا پہننے والے لوگ خدا رسیدہ نہیں ہو سکتے بالکل غلط ہے۔ دین دار اور نیک اور خدا رسیدہ ہونے کے لئے یہ تو ضروری نہیں کہ انسان دنیا سے اس قدر غافل ہو جائے کہ نہ کبھی نہائے نہ کپڑے اچھے دھو کر پہنے اور گندگی میں بیٹھا رہے۔ خدا تعالیٰ نے جو نیک اور دین دار شخص کا معیار مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معزز اور بزرگ وہ ہے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔" اور تقوائی کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ نہ کہ ظاہری شکل وصورت کے ساتھ۔ خدا تعالیٰ نے کہیں بھی نیک یا خدا رسیدہ ہونے کے لئے مال و دولت کے نہ ہونے یا دنیاوی کاروبار سے تعلق نہ رکھنے کو شرط نہیں ٹھہرایا۔

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"ترکِ دنیا کے یہ معنے نہیں کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے۔ ہم اس بات سے منع نہیں کرتے کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے کہ

دست در کار و دِل بایار

انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے کسی معاملہ میں شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا تعالیٰ مقدم ہو تو اسی میں انسان کی نجات ہے دنیا داروں میں مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے۔ جس مذہب والے سے ملے اُسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالیٰ اس سے راضی نہیں۔ صحابہؓ میں بعض بڑے دولت مند تھے۔ اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہیں جو درویش سیرت تھے۔ تختِ شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ ہوتا تھا۔ مگر آج کل لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہیں تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہیں کہ دین پر ہنسی کرتے ہیں۔ نماز پر اعتراض کرتے ہیں اور وضو پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہیں۔ اور پھر دین کے معاملات میں رائے زنی کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ انسان کسی مضمون میں عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے۔ جب اُس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ ان لوگوں کو دین کے متعلق مصالح۔ معارف اور حقائق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا ان لوگوں کے دلوں پر زہرناک اثر ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صـ۹۱)

اگر ایک شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے لیکن اُن نعمتوں کی وجہ سے اس میں تکبر پیدا نہیں ہوتا بلکہ اُس کی عاجزی اور انکساری خدا کے حضور اور اُس کی مخلوق کے ساتھ برقرار رہتی ہے اور جو مال خدا تعالیٰ نے اس کو دیا ہے اُس میں سے خدا کی راہ میں دِل کھول کر خرچ کرتا ہے۔ اور بہت سے غریب اور مسکین اس کی دولت میں حصہ دار ہیں اور اُس دولت کے کمانے میں اُس نے کوئی ناجائز طریق اختیار نہیں کیا بلکہ (الکاسب حبیب اللہ) کے تحت حلال کمائی ہے۔ تو ایسا شخص بھلا کیوں خدا کی رضا کو حاصل کرنے سے محروم رہے گا۔ الغرض کسی کی ظاہری حالت کو دیکھ کر اُس کے دین دار یا دنیا دار ہونے کا اندازہ لگانا درست نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ دلوں کے حال بہتر جانتا ہے

اصل امر یہ ہے کہ جہاں پر دین اور دنیا اکٹھے آجائیں وہاں پر بہر حال ہم نے دین کو مقدم کرنا ہے۔ خواہ اُس کے لئے وقتی طور پر ہمیں کچھ نقصان ہی برداشت کرنا پڑے۔ اگر ہم اسکے مطابق عمل کریں گے تو ہمارا دین اور دنیا دونوں سنور جائیں گے۔

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے

---

بقیہ: صـ۳ سے آگے

شخص کے لئے مفید اور کارآمد ہوتی ہے جو اسے قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ باقی لوگوں کے لئے اس کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔ چند ماہ ہوئے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہوا تھا۔ اور اس موقعہ پر میں نے جماعت کے نوجوانوں کو بہت ہی مفید باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چونکہ میرے پاس میں نہیں سمجھتا کہ نوجوانوں میں نئی نصائح کے متعلق کیا کیفیت پیدا ہوئی ہے کیونکہ میں اس حقیقت سے ناواقف ہوں کہ میری پہلی نصائح نے کیا اثر کیا تھا۔

---

## ذیابیطس کے محرکات

مختلف سائنسدانوں کی مختلف آراء ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ موروثی طور پر لبلبہ انسولین نہیں بناتا۔

۲۔ وائرس لبلبہ پر حملہ آور ہو کر اسے تباہ کر دیتا ہے۔

۳۔ جسم کا اپنا مدافعانہ نظام خود ہی لبلبہ کے خلاف مہم جو ہو جاتا ہے۔

۴۔ کچھ ڈاکٹروں کی رائے میں تینوں ہی طریقوں سے ذیابیطس ہو جاتی ہے۔ یعنی مریض موروثی طور پر ذیابیطس کے مرض کا شکار ہونے کا رجحان رکھتا ہے۔ پھر اسے وائرس کی انفیکشن ہوتی ہے اور اس کا مدافعتی نظام وائرس کے خلاف جدوجہد کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اس کے لبلبہ کو ہی تباہ کر دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

**ولادت:۔** مکرم راجہ منور احمد صاحب سیکرٹری جوبلی فنڈ ڈرگ روڈ کراچی کے ہاں مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نعمانہ منور" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی کی پوتی اور مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال آمدہ کی نواسی ہے۔ عزیزہ وقفِ نو میں شامل ہے

○ مکرم شاہد احمد چغتائی صاحب ابن مکرم محترم مولوی عطاء الرحمان صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں کے بعد ۲۱ جنوری ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "فہد مشہود" عطا فرمایا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم حمید اللہ صاحب ظفر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ازراہ شفقت نعیم اللہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود جو وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب درویش حال مینیجر نصرت آباد فارم کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (آف گھٹیالیاں) درویش قادیان کا نواسہ ہے۔

○ مکرم محبوب احمد صاحب ادریس ابن مکرم اسماعیل صاحب بقاپوری کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ثمینہ ادریس رکھا گیا ہے۔

○ مکرم مرزا محمد یوسف صاحب شاہدرہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷/۱/۹۱ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "مصباح الہدیٰ" عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم احمد عالم وسیم صاحب آف لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود رافع عالم محترم چوہدری محمد عالم صاحب کا پوتا اور ملک محمد افضل صاحب سیشن جج کا نواسہ ہے

○ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ ابن مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۳/۱/۹۱ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام عزیز الرحمٰن عطا فرمایا ہے اور اسے والدین کی درخواست پر تحریکِ وقفِ نو میں قبول فرمایا ہے۔

○ مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب کینیڈا سے اطلاع دیتے ہیں کہ:۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم مرزا مبارک احمد کو ۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعجاز احمد شہود نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا برکت علی صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کا پڑپوتا ہے۔

○ میری چھوٹی بیٹی عزیزہ وحید مرزا کو ۱۰ جنوری بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے منصور خالد نام عطا فرمایا ہے

○ میری بیٹی عزیزہ نعیمہ اقبال کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساجد اقبال نام عطا فرمایا ہے۔
تینوں نومولود وقفِ نو میں شامل ہیں

○ مکرم نعیم احمد صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱ فروری کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقفِ نو میں شامل ہے اور نومولود کا نام عطاء الحیٔ ہے
احباب ان کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کی دعا کریں۔

---

○ **سانحہ ارتحال:** مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب کارکن نظارت علیا بیرون ملک سے واپسی پر کراچی میں مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۹۱ء کو صبح ساڑھے سات بجے اچانک گلے میں تکلیف ہونے کی بناء پر وفات پا گئے۔ اگلے روز جنازہ ہوائی جہاز کے ذریعہ ربوہ لایا گیا۔ اور اسی روز ۱۷ فروری ۱۹۹۱ء کو بعد نمازِ عصر بیت المہدی میں نمازِ جنازہ ادا ہوئی۔ موصوف نے اپنے پیچھے تین کم سن بچے اور ایک سوگوار بیوہ چھوڑی ہے

○ مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب باجوہ چک 55/2-L ضلع اوکاڑہ حال کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور گزشتہ دنوں بعمر قریباً ۹۵ سال وفات پا گئے ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب باجوہ ریٹائرڈ سب جج پسر چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ تقریباً ۹۴ سال کی عمر میں ۲۴ فروری کو وفات پا گئے۔ نمازِ جنازہ مکرم سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی بعد ازاں موصی ہونے کی بنا پر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ انیس النساء صاحبہ جو مکرم شریف احمد صاحب کراچی کی والدہ تھیں مورخہ ۲ فروری ۱۹۹۱ء کو ۸۱ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پا گئیں۔

○ مکرم محمد یوسف صاحب ناصر کارکن وکالت ثالث کے بہنوئی مکرم سید شریف احمد صاحب ساکن جڑانوالہ مورخہ ۲۰/۲/۹۱ کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ موصوف نے اپنے پیچھے بیوہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب کرام ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

## درخواستِ دعا

مکرم مولانا ملک محمد احمد ثاقب صاحب کے داماد مکرم ڈاکٹر عبدالحی صاحب انجم کے دل کا ایک والو تنگ ہو گیا ہے۔ اس کا آپریشن ہو رہا ہے۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

شروع کئے گئے ہیں جن میں جمعے کو سب سے اولیت دی گئی ہے۔ اور اس کے بعد عید کے تہوار کی تفصیل ہے پھر عید کے موقعہ پر پکائے جانے والے دو کھانے پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد عید الاضحیٰ کا بیان ہے پھر شب معراج، لیلۃ القدر، عید میلاد النبی ﷺ اور اس کے بعد محرم کے متعلق امور پیش کئے گئے ہیں۔

رسوم و رواج میں بچے کی پیدائش کے موقعہ پر جو کچھ عام طور پر کیا جاتا ہے یعنی اس کے سر کے بال منڈوانا، نام رکھنا، ختنہ کروانا، عقیقہ کرنا اور اس کے بعد شادی بیاہ کی رسوم۔ کسی کی وفات پر جو کچھ کیا جاتا ہے اس کا بیان سب سے آخیر پر ہے کہ کتاب کو ختم کیا گیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے کتاب نہایت دیدہ زیب ہے اور معلومات مفید بھی اور علم بڑھانے والی بھی۔ اگرچہ ہے تو یہ برطانیہ میں مسلمان بچوں کے لئے لیکن اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ غیر مسلم بچے یعنی عیسائی بچے اور ان کے والدین بھی ان تمام باتوں سے آگاہی حاصل کر سکیں گے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اس آگاہی کے ساتھ ان کے تعلقات مسلمان ہمسایوں سے پہلے کی نسبت زیادہ بہتر ہو جائیں گے۔

کتاب میں اسلامی دنیا کا ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے جس میں مختلف ممالک میں مسلمانوں کی تعداد درج کی گئی ہے۔ اس کے مطابق مراکش میں ۲۰ ملین، تیونس میں ۷ ملین، ترکی میں ۴۷ ملین، شام میں ۱۰ ملین، ایران میں ۴۱ ملین، افغانستان میں ۱۷ ملین، سوویت یونین میں ۶۰ ملین۔ چین میں ۹۰ ملین، الجیریا میں ۲۱ ملین، نائیجیریا میں ۵۵ ملین، سوڈان میں ۱۵ ملین، عراق میں ۱۴ ملین، پاکستان میں ۸۷ ملین، ہندوستان میں ۱۰۰ ملین، بنگلہ دیش میں ۹۳ ملین۔ ملائشیا میں ۸ ملین اور انڈونیشیا میں ۱۵۳ ملین مسلمان ہیں۔

---

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

**سرکن دی اپھارہ**
نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار وواہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(ڈرزی ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔)
لاہور: ۔۔۔۔ پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
کراچی: ۔۔۔۔ شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
فیصل آباد: ۔۔۔۔ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
راولپنڈی: ۔۔۔۔ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
ملتان: ۔۔۔۔ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
رحیم یار خان: ۔۔۔۔ رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان
**کیوریٹو میڈیسن کمپنی** (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاہور
کراچی
ہیڈ آفس: ربوہ فون: ۔۔۔۔ ۷۷۱، ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹری آلات کی نمائش

## محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کے ایک قابل قدر اعزاز کا تذکرہ

۳۔ مارچ ۱۹۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال کی لیبارٹری کی نئی بلڈنگ اور نئے آلات کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر ہسپتال کی عمارت میں گائنی کے شعبہ کے دو کمروں میں ڈاکٹری آلات کی ایک نمائش بھی لگائی گئی تھی۔ اس میں پہلی مرتبہ عام آدمی کو ایسے آلات خود دیکھنے کا موقعہ ملا جس سے ڈاکٹر حضرات جسم انسانی کے راز ہائے درونِ خانہ کو جانچ سکتے ہیں۔

مین کاریڈور سے اندر داخل ہونے پر سب سے پہلے شعبہ میڈیسن کے آلات کی نمائش تھی۔ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب نے مختلف آلات کے بارے میں بتایا کہ فضل عمر ہسپتال کے پاس ایک ایسا بھی آلہ ہے جو ربوہ کے علاوہ صرف کراچی اور اسلام آباد کے ہسپتالوں میں موجود ہے۔ یہ آلہ ایک لمبی نالی پر مشتمل ہوتا ہے جس کا کام یہ ہے کہ غذا کی نالی میں اگر خون بہہ جائے تو اس کا علاج کرنے کے لئے نالی جسم میں داخل کی جاتی ہے۔

اور نالی کے اندر جس جگہ پر ٹیکہ لگانا مقصود ہو وہاں ٹیکہ بھی اسی نالی کے ذریعے اندر ہی اندر لگا دیا جاتا ہے۔ اس طریق علاج کو انڈوسکوپی اور غذا کی نالی (یعنی معدہ چھوٹی آنت بڑی آنت) کے اس علاج کو سکلیرو تھیراپی کہا جاتا ہے جو نہایت مہارت اور تجربہ کا تقاضا کرتا ہے۔

اس شعبہ کی کارکردگی اعداد و شمار کے چارٹس کے ذریعے ظاہر کی گئی تھی اس سے یہ خوشگوار خبر بھی ملی کہ فضل عمر ہسپتال کے فزیشن محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ایم۔ آر۔ سی۔ پی نے تین بین الاقوامی کانفرنسوں میں طب کے مختلف موضوعات پر پیپر پڑھے ہیں۔ ان کانفرنسوں میں بڑے بڑے ٹیچنگ ہسپتالوں کے علاوہ صرف ڈاکٹر قریشی صاحب کا مقالہ پڑھنے کے لئے قبول کیا گیا۔ جو فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے بلاشبہ ایک اعزاز ہے۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے اس موقع پر نمائندہ الفضل کو بتایا کہ ہم یہ چاہتے ہیں ہمارے ہسپتال کا معیار ایسے اعلیٰ درجہ کا ہو جو دنیا بھر میں تسلیم کیا جائے۔ اس وقت ہم آغا خان یونیورسٹی کراچی اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور جیسے اعلیٰ معیار کے اداروں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ان اداروں میں جو ریسرچ ہوتی ہے وہاں پر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ریسرچ کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر قریشی صاحب نے بتایا کہ حال ہی میں جب میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں مقالہ پڑھنے گیا تو ایک ماہر نے مجھے بتایا کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہونے والی ریسرچ کو ہم اس لئے اہمیت دیتے ہیں کہ ہماری تمام آبادی کو جو طبی مسائل درپیش ہیں وہ اسی ہسپتال کے ذریعے سامنے آتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے انٹرنیشنل کانفرنسوں میں پڑھے جانے والے مقالوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے ہسپتال کو عالمی سطح پر متعارف کروانا چاہتے ہیں۔ اب ان پیپرز کو عالمی معیار کے طبی جرنلز میں شائع کروایا جائے گا تاکہ فضل عمر ہسپتال کو عالمی سطح پر روشناس کروایا جائے۔

اس نمائش میں سرجری کے شعبے میں بیہوش کرنے والا آلہ، آپریشن کے دوران از خود بلڈ پریشر بتانے والا آلہ بھی موجود تھا۔ اس آلے کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اگر دوران آپریشن بلڈ پریشر خطرے کی حدود کو چھونے لگے تو یہ آلہ ایک الارم بجا کر ڈاکٹروں کو فوری اصلاح احوال کے لئے متوجہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح آپریشن کے دوران دل کی حرکت کو چیک کرنے والا آلہ، اور اگر دل کی حرکت رک جائے تو فوری طور پر الیکٹرک شاک دے کر دل کی حرکت دوبارہ جاری کرنے کا بھی اس میں انتظام ہے۔ سرجری کے دیگر آلات میں ہڈیوں کو کاٹنے، جوڑنے کے لئے ہتھوڑی، آری، پیچ کس وغیرہ لوہار، ترکھان کے سب اوزار موجود تھے۔

گائنی کے شعبے میں جو خاتون ڈیوٹی پر تھیں انہوں نے بتایا کہ یہاں جو آلات موجود ہیں ان میں نوزائیدہ بچوں کو یرقان کے علاج کا آلہ۔ پیدائش کے فوراً بعد بعض اوقات بچے کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اس سے سانس جاری ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس کا آلہ الٹرا ساؤنڈ مشین۔ پیدائش سے قبل بچے کے دل کی حرکت جاننے والا آلہ۔ حمل کے دوران بچے کے دل کی حرکت ریکارڈ کرنے والا آلہ جس میں دل کی حرکت کا ریکارڈ ای سی جی کی طرح کاغذ پر آجاتا ہے۔

آنکھ کے شعبے میں نظر ٹیسٹ کرنے والا آلہ، آنکھ میں خون کے دباؤ کی تشخیص کرنے والا آلہ، کالے موتیا کی تشخیص کرنے والا آلہ۔ آنکھ کی پیچیدہ بیماریوں کی تشخیص کرنے والا آلہ۔ آنکھ کے نازک آپریشن کرنے کے لئے سولہ گنا بڑا کر کے دکھانے والی مائیکروسکوپ اور دوسرے آلات نمائش میں موجود تھے۔

یہ نمائش اس لحاظ سے نہایت دلچسپ تھی کہ لاکھوں روپے کے نہایت قیمتی خودکار آلات عام آدمی کو اپنی نظر سے دیکھنے اور ان کا کام جاننے کا موقعہ ملا۔ نمائش نہایت خوبصورتی سے سجائی گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ہسپتال کو ایسی بے مثال ترقی سے نوازے کہ دنیا بھر میں اس اعلیٰ معیار کا اور کوئی ہسپتال نہ ہو۔

---

# خبریں

## ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ پیسے کی سیاست نہیں چلنے دی جائے گی۔ الیکشن میں جس نے پیسے لئے یا دیئے اگر ثابت ہو گیا تو اسے اسمبلی یا سینٹ کی سیٹ سے محروم کر دیں گے۔ جن صوبوں میں ایسا لین دین ہو رہا ہے وہاں کے وزرائے اعلیٰ اسے کنٹرول کریں۔

○ وزیر اعظم کے مشیر دفاع مسٹر اجلال حیدر زیدی کے استعفے کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔ لاہور ائیرپورٹ پر ناقص تعمیر کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی تھی۔ اس مسئلے پر صدر اور وزیر اعظم میں ایک اہم ملاقات بھی ہوئی ہے۔ اجلال زیدی نے صدر سے بھی ملاقات کی۔

## غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے مستعفی ہونے والے وزیر اعظم مسٹر چندر شیکھر نے الزام لگایا ہے کہ کانگرس آئی کے سربراہ مسٹر راجیو گاندھی ان کے خلاف سازشیں کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ مسٹر چندر شیکھر چند ماہ قبل مسٹر راجیو گاندھی کی حمایت سے برسر اقتدار آئے تھے اب مسٹر گاندھی نے چندر شیکھر کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا جس کی وجہ سے مسٹر چندر شیکھر کو استعفیٰ دینا پڑا۔ اُدھر مسٹر راجیو نے حکومت بنانے کے لئے بھارتی صدر کی دعوت مسترد کر دی ہے جس کی وجہ سے اب بھارت میں نئے انتخابات کا انعقاد ناگزیر ہو گیا ہے۔

○ عراق کا ایک جنگی وفد اپنے جنگی قیدیوں کی رہائی کے لئے سعودی عرب جائے گا۔

○ بصرہ اور بعض دوسرے شہروں میں باغیوں کے خلاف ری پبلکن گارڈز نے کارروائی کر کے اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے خلیج کی جنگ بند ہونے کے فوراً بعد درجن بھر شہروں میں صدام کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے تھے۔

---


ڈیفنس سوسائٹی میں پہلی بار

**ماسٹر واچ کمپنی اینڈ ویڈیو فنکشن**

ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں

گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس

سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین

پتہ: ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲

5۔ سنی پلازہ مین بولیوارڈ

ڈیفنس سوسائٹی روڈ۔ لاہور



**پلاٹ برائے فروخت**

فیکٹری ایریا ربوہ (نزد ضیاء الاسلام پریس) میں ایک پلاٹ برائے فروخت ہے۔ رقبہ ۱½ کنال سے زائد ہے۔

برائے رابطہ

**ڈاکٹر مہدی علی چوہدری**

۵/۱۳ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

فون نمبر ـــــــ ۸۰۶


پتہ